احکامِ شریعت
امام اہلسنت اعلیٰحضرت احمد رضا خان بریلوی
علیہ الرحمۃ
شبیر برادرز اردو بازار لاہور

مسلکِ اہلسنت کے مطابق روزمرہ شرعی مسائل کا مستند مجموعہ

تینوں حصے مکمل معہ ملفوظات

تصنیف لطیف

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی قادری قدس سرہ العزیز

دیباچہ و موضوع بندی

علامہ عالم فقری

شبیر برادرز ۴۰۔ بی

اردو بازار لاہور

نام کتاب ——— احکام شریعت (مکمل تین حصے)
نام مصنف ——— اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلویؒ
ترجمہ عربی ——— محمد اول قادری چشتی
دیباچہ سوانح مصنف ——— عالم فقری
تعداد طبع اول ——— ایک ہزار
سال طباعت ——— ۱۹۸۴ء
زیر نگرانی ——— جناب حاجی انور اختر صاحب
ناشر ——— شبیر برادرز
اردو بازار لاہور
قیمت ——— ۵۷/- روپے
مطبوعہ خادم پرنٹرز اردو بازار لاہور

جائز اور احادیث صحیحہ سے اُس کا جواز ثابت ہے جبکہ وہ حق بے اس طریقہ کے ملنا میسر نہ ہو ورنہ یہ بھی جائز نہیں پہلو دار بات یوں مثلاً ظالم نے ظلماً اس کی کسی چیز پر قبضہ مخالفانہ اس مدت تک رکھا جس کے باعث انگریزی قانون میں تمادی عارض ہو کر حق ناحق ہو جاتا ہے مگر مخالف کے پاس اپنے قبضہ کا کاغذی ثبوت نہیں اُس کے بیان پر رکھا گیا اگر یہ اقرار کیے دیتا ہے کہ واقعی مثلاً بارہ برس سے میرا قبضہ نہیں تو حق جاتا اور ظالم فتح پاتا ہے لہذا یوں کہنے کی اجازت ہے کہ ہاں میرا قبضہ رہا ہے یعنی زمانہ گزشتہ اور زیادہ تصریح چاہی جائے تو یوں کہہ سکتا ہے کہ آج تک میرا قبضہ چلا آیا اور نیت میں لفظ آیا کو کلمہ استفہام لے جیسے کہتے ہیں آیا یہ بات حق ہے یعنی کیا یہ بات حق ہے تو استفہام انکاری کے طور پر اس کلمہ کا یہ مطلب ہوا کہ کیا آج تک میرا قبضہ چلا یعنی ایسا نہ ہوا بلکہ میرا قبضہ منقطع ہو کر مخالف کا قبضہ ہو گیا۔ یا یوں کہے کل تک برابر میرا قبضہ رہا آج کا حال نہیں معلوم کہ کچہری کیا حکم دے اور لفظ کل سے زمانہ قریب مُراد لے جیسے نوجوان لڑکے کو کہتے ہیں کل کا بچہ ہے حالانکہ اس کی عمر بیس بائیس سال کی ہو اسی معنی پر قیامت کو روز فردا کہتے ہیں کل آنے والی ہے یعنی بہت نزدیک ہے یا مخالف کے قبضہ کی نسبت سوال ہو تو کہے اُس کا قبضہ کبھی نہ تھا یا کبھی نہ ہوا اور مراد یہ لے کہ کبھی وہ وقت بھی تھا کہ اُس کا قبضہ نہ تھا زیادہ تصریح درکار ہو تو کہے اُس کا قبضہ اصلاً کسی وقت ایک آن کو بھی نہ ہوا نہ ہے اور معنی یہ لے کہ حقیقی قبضہ ہر شے پر اللہ عزوجل کا ہے دوسرے کا قبضہ ہو ہی نہیں سکتا غرض جو شخص تصرفات الفاظ و معانی سے آگاہ ہے سو پہلو نکال سکتا ہے مگر ان کا جواز بھی صرف اسی حالت میں ہے جب یہ واقعی مظلوم ہے اور بغیر ایسی پہلو دار بات کے ظلم سے نجات نہیں مل سکتی ورنہ اوپر مذکور ہوا کہ یہ بھی ہرگز جائز نہیں۔

اب رہی یہ صورت کہ جہاں پہلو دار بات سے کام نہ چلے وہاں صریح کذب بھی دفع ظلم و احیاء حق کے لیے جائز ہے یا نہیں اس بارہ میں کلمات علماء مختلف ہیں بہت روایات سے اجازت نکلتی اور بہت اکابر نے منع کی تصریح فرمائی ہے حتی الوسع احتیاط اُس سے اجتناب میں ہے اور شاید قول فیصل یہ ہو کہ اُس ظلم کی